حیاۃ الانبیاء
تصنیف
حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ
ترجمہ وتخریج
حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب
پاکستان
ترتیب وتقدیم
جناب محمد فاروق خان صاحب رضوی
صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)، ناگپور
S.H.O
سنی حنفی آرگنائزیشن
ناشر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)
نزد دیواڑیا کانگریس بھون، بھالدار پورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا۔
e-mail : sunni_hanfi_organization@gmail.com

تصنیف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ

ولادت ۳۸۴ھ ——— وصال ۴۵۸ھ

ترجمہ وتخریج

حضرت علامہ محمد عباس رضوی صاحب

پاکستان

ترتیب، تقدیم وتصحیح

جناب محمد فاروق خان صاحب رضوی

صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناگپور

حسب فرمائش

عبد الوکیل رضوی صاحب

(صدر رضا اکیڈمی، ناگپور برانچ)

حالات مصنف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ

از: جناب محمد فاروق خاں رضوی
صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناگپور

نام ونسب :

کنیت ابوبکر، اسم گرامی احمد ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ۔ آپ کی ولادت ماہ شعبان المعظم ۳۸۴ھ میں بیہق میں ہوئی۔ بیہق ایک گاؤں کا نام ہے جو نیشاپور سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر آباد تھا۔ اس گاؤں کی نسبت سے ہی آپ بیہقی کہلائے۔

تحصیل علم :

اللہ تعالیٰ نے امام بیہقی کو قبول علم، غیر معمولی صلاحیت سے نوازا تھا۔ انہوں نے دستور زمانہ کے مطابق پہلے اپنے شہر اور مضافات کے علماء سے علم حاصل کیا پھر وہ مزید علم وتفقہ حاصل کرنے کے لیے اسلامی شہروں کی طرف متوجہ ہوئے۔ رحلت وسفر کے مصائب ومشکلات جھیلتے ہوئے پورے ذوق وانہماک کے ساتھ مقتدر علماء وفقہا سے کسب علم کرتے رہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے نیشاپور، بغداد، جبال، کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ ودیگر اسلامی شہروں کا سفر کیا۔ آپ نے جن مقتدر علماء ومشائخ سے علم حاصل کیا ان کی تعداد کا احاطہ دشوار ہے۔ چند اہم شیوخ کے نام یہ ہیں۔

امام عبداللہ حاکم، ابوالحسن محمد بن حسین علوی، ابوطاہرین محمش، ابوبکر بن فوزک، ابوعلی روز باری، عبداللہ بن یوسف بن ناموبہ، ابوعبدالرحمٰن سلمی، ہلال بن محمد، ابوالحسین بن بشران، ابن یعقوب ایادی، حسن بن احمد بن فراس، جناح بن نذیر۔ وغیرہ۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد ۳، صفحہ ۳۱۰)

علم وفضل :

آپ تورع وزہد میں وہی خصائل رکھتے تھے جو علماء ربانین میں ہونے چاہیئے۔ امام بیہقی قوت حفظ اور ثقاہت واتقان میں امتیازی شان رکھتے تھے۔

حضرت امام ابن سبکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔''امام بیہقی مسلمانوں کے ائمہ ہداۃ میں سے دین متین کے داعی تھے۔وہ علم وفضل کے پہاڑ اوراپنے پورے دور میں عدیم المثال و یکتائے روزگار، میدان علم کے شہسوار، حاذق الفن، محدث سرعت فہم ، جودت طبع اور ذہن کی دراکی میں بے نظیر تھے''۔

(تذکرۃ المحدثین، جلد۲)

حافظ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے آپ کا تذکرہ ''الامام الحافظ صاحب التصانیف'' کے الفاظ سے شروع کیا ہے۔ایک مقام پر فرماتے ہیں۔''عنده عوال وبورك له فى عمله لحسن مقصده وقوة فهه وحفظه۔''یعنی آپ کے پاس عالی اسناد احادیث تھیں آپ کی حسن نیت،قوت فہم اورقابل رشک حافظہ کی وجہ سے آپ کے علم میں بے حد برکت ہوئی۔'' (تذکرۃ الحفاظ، جلد۳،صفحہ۳۱۰)

صاحب مشکوٰۃ حضرت امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''امام بیہقی حدیث وفقہ کی واقفیت اوران کی تدریس وتصنیف میں یگانہ روزگار تھے یہ امام ابوعبداللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔بعض محدثین فرماتے ہیں حفاظ حدیث میں سے سات ایسے محدث گزرے ہیں جن کی تصانیف بہت عمدہ ہیں اورلوگوں کوان سے بہت نفع پہنچا،جن کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی (۲) امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری (۳) حافظ مصر امام ابومحمد عبدالغنی ازدی (۴) امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (۵) حافظ مغرب ابوعمر بن عبدالبر نمری (۶) امام احمد بن حسین بیہقی (۷) امام ابوبکر احمد خطیب بغدادی۔ (مشکوٰۃ شریف، باب اسماء الرجال، صفحہ۴۶۵)

امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔''محدثین کا اتفاق ہے کہ امام حاکم کے شاگرد امام بیہقی حدیث کی طلب وتحری میں ان سے فائق تھے''۔(تبیین کذب المفتری۔صفحہ۲۶۶)

علامہ ظہیر الدین بیہقی لکھتے ہیں۔''فن حدیث میں ان کا کوئی ہمسر اورثانی نہ تھا ان کے زمانہ میں خراسان کے اندر کسی کوان کی مرضی وسند کے بغیر حدیث بیان کرنے یا اس میں کسی قسم کے تصرف کرنے کی مجال نہ تھی''۔

امام بیہقی فقہ میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے پیرو تھے، انہوں نے اس مکتب فقہ کی

تہذیب و تنقیح اور ترویج واشاعت میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔انھیں فقہ اور فن حدیث و علل حدیث میں پوری مہارت تھی۔خدائے تعالیٰ نے احادیث مختلفیہ کے جمع کرنے کا انھیں خوب ملکہ عطا فرمایا تھا۔محدث امام الحرمین (امام جوینی) نے ان کے بارے میں فرمایا۔"مامن شافعی الا وللشافعی علیہ منة الا البیھقی فان لہ علی الشافعی منة لتصانیفه فی نصرة مذهبه" دنیا میں سوائے امام بیہقی کے اور کسی شافعی کا احسان امام شافعی رضی اللہ عنہ کی گردن پر نہیں ہے، وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تصانیف میں امام شافعی کے مذہب کی نصرت و تائید کی ہے اور اسی وجہ سے اس مذہب کا رواج دوبالا ہو گیا"۔ (تذکرۃ الحفاظ، جلد ۳، صفحہ ۳۱۰)

امام ابن سبکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ۔"کوئی شافعی المذہب امام بیہقی کی تصنیفات سے بے نیاز نہیں رہ سکتا"۔

ایک وقت کے فقیہ نے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ جامع مسجد میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں۔"آج میں نے کتاب فقیہ احمد (یعنی بیہقی) سے فلاں فلاں حدیث کا استفادہ کیا ہے"۔

محمد بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو مشہور فقیہ ہیں فرماتے ہیں کہ۔"ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ ایک صندوق زمین سے آسمان کی طرف اڑا جا رہا ہے اور اس کے گرد اگرد ایک ایسا چمکتا ہوا نور ہے جو آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے میں نے دریافت کیا یہ کیا چیز ہے ؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ امام بیہقی کی تصنیفات کا صندوق ہے جو بارگاہ رب العزت میں مقبول ہو گیا ہے"۔

تصانیف :

امام بیہقی فن حدیث میں یگانہ روزگار اور بے نظیر تھے ان سے بکثرت حدیثیں روایت کی گئیں اور انہوں نے اس فن میں متعدد کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں ہے۔ بقول علامہ سمعانی علیہ الرحمہ کے۔"امام بیہقی کے پاس احادیث کا بہت بڑا وسیع ذخیرہ تھا اور انہوں نے متعدد بے مثال تصنیفات چھوڑی ہے"۔امام بیہقی نے جس ذوق وشوق اور تلاش و جستجو کے ساتھ علوم وفنون کے گراں بہاں

موتیوں کواپنے دامن میں سمیٹاان کی نظیر معاصرین میں مشکل سے ہی مل سکتی ہے۔آپ نے جوذخیرہ کتب لکھاہےان کی تعدادتقریباًایک ہزار کےقریب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کےعلم میں بڑی برکت اورفہم میں کامل قوت عطافرمائی تھی۔انکی یادگار میں ایسی ایسی عجیب تصانیف موجود ہے جوان سے پہلے لوگوں سے ظاہرنہیں ہوئی تھی۔آپکی مشہور تصانیف میں سے چندیہ ہے۔(۱) کتاب الاسماءوالصفات (۲) دلائل النبوۃ (۳) السنن الکبیر (۴) السنن الصغیر (۵) کتاب الاعتقاد (۶) شعب الایمان (۷) مناقب الشافعی (۸) الدعوات الکبیر (۹) کتاب الخلافیات (۱۰) مناقب الامام الاحمد (۱۱) احکام القرآن للشافعی (۱۲) الدعوات الصغیر (۱۳) اثبات الرویۃ (۱۴) کتاب البعث والنشور (۱۵) الزہدالکبیر (۱۶) کتاب آلاداب (۱۷) کتاب الاسریٰ (۱۸) الاربعین (۱۹) فضائل الاوقات (۲۰) اثبات عذاب القبر (۲۱) الترغیب والترہیب (۲۲) المصنف فی فضائل الصحابۃ (۲۲) کتاب المعارف (۲۳) کتاب الاسریٰ (۲۴) المعرفۃ (۲۵) حیات الانبیا۔۔۔وغیرہ۔۔۔ابن خلکان لکھتے ہیں۔ تبلغ تصانیفہ الف جزء ''ان کی تصانیف کی ضخامت ایک ہزاراجزاءتک پہونچتی ہے۔ (وفیاث۔جلدا،صفحہ۴۶)

چنداہم تلامذہ :

آپ کے چشمۂ علم سے سیراب ہونے والوں کی بہت بڑی تعدادہےان میں سے چنداہم تلامذہ کے اسماءگرامی یہ ہیں۔شیخ الاسلام ابواسماعیل انصاری،ابوالحسن عبیداللہ بن محمداحمد،اسماعیل بن احمد،ابوعبداللہ فراوی،ابوالقاسم شامی،ابوالمعالی محمد بن اسماعیل فارسی،عبدالجبار بن عبدالوہاب دہان، عبدالجبار بن محمدخواری،عبدالحمید بن محمدوغیرہم

وفات :

امام بیہقی کا وصال ہفتہ کے دن ۱۰؍جمادی الاوّل ۴۵۸ھ کوشہر نیشاپور میں ہوا۔ان کوتابوت میں رکھ کربیہق میں لایا گیااورخسروجردمیں دفن کیا گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱) اخبرنا ابو سعید احمد بن محمد بن الخليل الصوفی فقال انباء ابو احد عبدالله بن عدى الحافظ قال ثنا قسطنطين بن عبدالله الرومی قال ثنا الحسن بن عرفة قال حدثنی الحسن بن قتیبه المدائنی ثنا المستلم بن سعید الثقفی عن الحجاج بن الاسود عن ثابت البنانی عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم الانبیآء احیاء فی قبور هم یصلون : هذا حدیث يُعَدّ فی افراد الحسن بن قتیبه المدائنی وقد روى عن یحیی بن ابوبکر عن المستلم بن سعید۔[۱]

حدیث نمبر : ۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اورنماز پڑھتے ہیں“۔

یہ حدیث حسن بن قتیبہ کے مفردات میں شمار کی گئی ہے اور یہ یحییٰ ابن ابوبکر عن المستلم بن سعید سے بھی روایت کی گئی ہے۔ [۱]

۲) وقد روى عن يحيىٰ بن ابی بکر عن المستلم بن سعید، وهو فيما اخبرنا الثقة من اهل العلم قال انباء ابو عمرو بن حمدان قال انباء ابو یعلیٰ الموصلی ثنا ابو الجهم الا زرق بن علی ثنا یحییٰ بن ابی بکیر ثنا المستلم بن

حدیث نمبر : ۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز

[۱] مسند ابی یعلیٰ ۔۶/۱۴۷، مجمع الزوائد ۔۸/۲۱۱، فتح الباری ۔۶/۳۵۲، مرقاۃ ۔۳/۲۴۱، الجوھر المنظم ۲۲، وفا الوفا ۔۴/۱۳۵۲، کتاب الاعلام ۔۲/۱۶۳، الکامل ۔۲/۷۳۹، القول البدیع ۔۱۶۷، مدارج النبوۃ ۔۲/۴۴۷، سعادۃ الدارین ۔۱۸۰، مختصر الفتاویٰ لابن تیمیہ ۔۱۷۰، فیوض الحرمین ۔۸۰، نیل الاوطار ۔۳/۲۴۸

سعيد عن الحجاج عن ثابت عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله عليه وسلم الا نبياء احياء فی قبور هم يصلون - ؎۱

پڑھتے ہیں"۔ ؎۱

۳) وقدروی من وجه آخر عن انس بن مالک موقوفا اخبرنا ابو عثمان الامام رحمه الله انباء زاهربن احمد انباء ابو جعفر محمد بن معاذ المالينی ثنا الحسين بن الحسن ثنا مؤمل ثنا عبيدالله بن ابی حميد الهذلی عن ابی المليح عن انس بن مالک : الا نبياء فی قبورهم احياء يصلون - ؎۲

حدیث نمبر :۳

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت موقوفا بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابوالملیح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ ؎۲

۴) وروی کما اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابو حامد بن علی الحسنوی املاءً ثنا ابو عبدالله محمد بن العباس الحمصی ثنا

حدیث نمبر :۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

؎۱ ؎۲ مسند ابی یعلیٰ ۔۶ /۱۴۷، مجمع الزوائد ۔۸ /۲۱۱، فیض القدیر ۔۳ /۱۸۴، فتح الباری ۔۶ /۳۵۲، مرقاۃ ۔۳ /۲۴۱، الجوہر المنظم ۲۲، وفاالوفا ۔۴ /۱۳۵۲، کتاب الاعلام ۔۲ /۱۶۳، الکامل ۔۲ /۷۳۹، زرقانی علی المواہب ۔۶ /۱۶۹، سبل الہدیٰ والرشاد ۔۱۲ /۳۶۰، شفاء السقام ۱۸۷، القول البدیع ۔۱۶۷، مدارج النبوۃ ۔۲ /۴۴۷، سعادۃ الدارین ۔۱۸۰، رسائل ابن عابدین ۔۲ /۲۰۲ ۔مختصر الفتاویٰ لابن تیمیہ ۔۱۷۰، نیل الاوطار ۔۳ /۲۴۸، السراج الوہاج شرح مسلم ۔۱ /۵۰۴

ابوالربيع الزهرانی ثنا اسماعيل بن طلحة بن يزيد عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی ليلیٰ عن ثابت عن انس رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم ، قال ان الا نبياء لا يُتركون فی قبورهم بعد اربعين ليلةً و لكنهم يصلون بين يد ی اللّٰه عزوجل حتی يُنفَخَ فی الصُّور - [1]

و هذا ان صح بهذا اللفظ، فالمراد به والله اعلم لا يتركون الا هذا المقدار ثم يكونون مصلين فيما يد ی الله عزوجل كما روينا فی الحديث الاول -

ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''انبیاء کرام اپنی قبروں میں چالیس روز کے بعد نہیں چھوڑے جاتے مگر یہ کہ وہ اللہ عزوجل کے حضور صور پھونکنے تک (یعنی قیامت تک) نماز پڑھتے ہیں''۔ [1]

یہ حدیث اگر ان الفاظ کے ساتھ صحیح ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس مقدار (یعنی چالیس راتیں) چھوڑے جاتے ہیں، پھر اپنے رب کے حضور نمازیں پڑھتے ہیں جیسا کہ پہلی حدیث میں ہم نے روایت کیا۔

حدیث نمبر : ۵

۵) فقد روی سفيان الثوری فی ''الجامع'' قال شيخ لنا عن سعيد بن المسيّب قال : مامكث نبی فی قبره اكثرمن اربعين ليلةً حتی يرفعا -

حضرت امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اپنی ''جامع'' میں روایت کی ہے کہ ہمارے شیخ نے حضرت سعید بن المسیّب سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے کہا کہ۔ ''کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس راتوں سے زیادہ نہیں ٹھہرتا یہاں تک کہ اسے اٹھا لیا

[1] فردوس الاخبار لا مام دیلمی۔۱/۳/۲۷۳، کنز العمال۔۱۱/۳/۴۷۳، مسند الشامیین لا مام طبرانی۔۱/۱۹۴، التعقبات علی الموضوعات۔۵۳، شفاء السقام۔۱۸۰، زرقانی شرح المواہب۔۵/۳۳۵، جذب القلوب۔۱۹۹،

جاتا ہے۔ ا؎

٦) کما روینا حدیث المعراج اذا النبی صلی الله علیه وسلم رای موسیٰ علیه السلام قائماً یصلی فی قبره ثم راه مع سائر الانبیاء علیهم السلام فی بیت المقدس ثم رای هم فی السموات والله تبارک و تعالیٰ فعال لما یرید -

حدیث نمبر : ٦

جیسا کہ ہم نے حدیث معراج وغیرہ میں روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا پھر دیگر تمام انبیاء کرام کے ساتھ بیت المقدس میں دیکھا، پھر آسمان میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٧) ما اخبرنا ابوالحسین علی بن محمد بن عبدالله بن بشران ببغداد انبانا اسماعیل بن محمد الصّفّار ثنا محمد بن عبدالملک الدّقیقی ثنا یزید بن هارون، ثنا سلمان التّیمی عن انس بن مالک ان بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم لیلة اسریٰ به سر علی موسی علیه السلام و هو یصلی فی قبره -

حدیث نمبر : ٧

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے خبر دی کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

ا؎ اس روایت میں یہ الفاظ حضرت سعید بن المسیب کے ہیں۔ یہ کوئی حدیث مرفوع نہیں بلکہ اس روایت کا موضوع ہونا ائمہ محدثین نے بیان کیا ہے۔ دیکھئے القول البدیع۔١٦٨، جذب القلوب۔١٨٨، روح المعانی۔٢٨/٢٢ وغیرہ

٨) واخبرنا ابوالحسين بن بشران انباء اسماعيل انباء احمد بن منصور بن يسار الرمادی ثنا يزيد بن ابی حكيم ثنا سفيان يعنی الثوری ثنا سليمان التيمی عن انس قال : رسول الله صلی الله عليه وسلم مررت علی قبر موسیٰ وهو قائم يصلی فی قبره ۔ [1]

حدیث نمبر : ٨

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”میں حضرت موسیٰ کی قبر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے “۔ [1]

٩) اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابوالعباس محمد يعقوب ثنا محمد بن عبدالله بن المناوی ثنا يونس بن محمد المودّب ثنا حماد بن سلمة ثنا سليمان التيمی و ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : أتيتُ موسیٰ ليلة اسرِیٰ بی عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلی فی قبره ۔ [2]

حدیث نمبر : ٩

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں حضرت موسیٰ کے پاس سرخ ٹیلے کے قریب آیا تو (میں نے دیکھا) وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے“۔ [2]

١٠) اخبرنا احمد بن علی الحربی ثنا

حدیث نمبر : ١٠

[1] [2] یہ حدیث سند کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے، دیکھئے۔ صحیح مسلم۔ ٢/٢٦٨، مسند امام احمد۔ ٣/١٤٨، سنن نسائی۔ ١/٢٤٢، مصنف عبدالرزاق۔ ٣/٥٧٧، مسند ابویعلیٰ۔ ٦/٧١، صحیح ابن حبان۔ ١/١٣٩، حلیۃ الاولیا۔ ٦/٣٥٣، فردوس الاخبار۔ ٤/٢٥٦، سیرت ابن اسحاق۔ ١/٢٩٧، شرح السنہ۔ ١٣/٣٥١، طبرانی المعجم کبیر۔ ١١/٩١، نوادرالاصول۔ ٤٠٩، الرسائل القشیریہ۔ ١٨، کتاب الزہد لامام احمد۔ ٩٥، السنن الکبریٰ للنسائی۔ ١/٤١٩، تاریخ اصبھان لابی نعیم۔ ٢/١٤٥، کتاب الروح لابن قیم۔ ٧٤، شفاء السقام۔ ١٨٣

حاجب بن احمد ثنا محمد بن يحيى ثنا احمد بن خالد الوهبى ثنا عبدالعزيز بن ابى سلمة عن عبدالله بن الفضل الهاشمى عن ابى سلمه بن عبدالرحمن عن ابى هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رايتنى فى الحجر وانا اخبر قريشا عن سرانى فساء لونى عن اشيآء من بيت المقدس لم اثبتها فكربت كربا ما كربت مثله قط، فرفعه الله لى انظر اليه ما يساء لونى عن شىء الا انباء تهم به ۔ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا جس وقت میں قریش کو سفر معراج کی تفصیل بتا رہا تھا۔ قریش نے بیت المقدس کی بعض ایسی اشیاء کے متعلق مجھ سے سوال کیا جو اس وقت میرے ذہن میں نہ تھیں۔ مجھے اس وقت اتنی پریشانی ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی ایسی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور لوگوں کے سوالات کے جوابات دے رہا تھا''۔ [1]

۱۱) ما اخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ ثنا ابوالعباس محمد بن يعقوب ثنا ابو جعفر احمد بن عبدالحميد الحارثى ثنا الحسين بن على الجعفى ثنا عبدالرحمن بن يزيد بن جابر عن ابى الا شعث الصنعانى عن اوس بن اوس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث نمبر : ۱۱

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔''تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی دن انہوں

---

[1] اس حدیث کی تخریج حدیث نمبر ۸،۹ کے مطابق ہے۔

افضل ایا کم الجمعة، فیه خلق آدم وفیه قبض ، وفیه النفخة، وفیه الصعقه، فاکثروا علی من الصلوة فیه فان صلاتکم معروضة علی : قالوا وکیف تعرض صلاتنا علیک وقد ادمت یقولون بلیت، فقال ان الله قد حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء علیهم السلام اخرجه ابوداؤد السجستانی فی کتاب السنن، وله شواهد۔[1]

نے انتقال فرمایا، اور اسی دن (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اس لیے اس روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ "ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا ! حالانکہ آپ تو ختم ہو چکے ہوں گے" (جیسا کہ کہتے ہیں کہ وہ بوسیدہ ہو گیا)، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے"۔ اس کو ابوداؤد سجستانی نے اپنی سنن میں روایت کیا اور اسکے کئی شواہد ہیں۔[1]

حدیث نمبر : ۱۲

۱۲) منها ما اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابوبکر بن اسحاق الفقیه ثنا احمد بن علی الابّار ثنا احمد بن عبدالرحمن بن بکّار الدمشقی ثنا الولید بن مسلم حد ثنی ابورافع

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "جمعہ کے روز مجھ پر

---

[1] سنن ابوداؤد۔ ۱/۱۵۷، نسائی فی المجتبیٰ۔ ۱/۲۰۳، ابن ماجہ، کتاب فرض الجمعہ۔ ۷۶، ابن ابی شیبہ۔ ۲/۵۱۶، مسند امام احمد۔ ۴/۸، مستدرک امام حاکم۔ ۴/۵۴، صحیح ابن خزیمہ۔ ۳/۱۱۸، صحیح ابن حبان۔ ۳/۷۸، سنن دارمی۔ ۱/۳۰۷، شعب الایمان۔ ۲/۱۱۰، دلائل النبوۃ لابونعیم۔ ۲/۵۶۷، تاریخ دمشق لابن عساکر۔ ۳/۱۵۷، نوادرالاصول۔ ۳۸۶، نسیم الریاض ۳/۵۰۲، کتاب الاذکار لامام نووی۔ ۱۰۶،

عن سعيد المقبری عن ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: اکثرو الصلاة علی یوم الجمعة، فانه لیس احد یصلی علی یوم الجمعة الا عرضت علی صلاته، قال ابو عبدالله رحمه الله : ابو رافع هذا هو اسماعیل بن رافع -[1]

زیادہ کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن جو بھی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔

اس حدیث میں ایک راوی ابورافع ہے۔ ابوعبداللہ (امام حاکم) نے کہا کہ یہ اسمعیل بن رافع ہے۔ [1]

۱۳) اخبرنا علی بن احمد عبدان الکاتب ثنا احمد بن عبیدالصفّار ثنا الحسن بن سعید ثنا ابراھیم بن الحج ثنا حماد بن سلمه عن یزید بن سنان عن مکحول الشامی عن ابی امامة قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اکثروا علی من الصلوة فی کل یوم جمعة فان صلاة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة فمن کان اقربھم منی منزلة -[2]

حدیث نمبر : ۱۳

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"ہر جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اسلئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔اب جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا وہ درجہ میں سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا"۔[2]

۱۴) اخبرنا ابو الحسن علی بن محمد بن علی السّقاء الا سفرائنی قال حدثنی والدی

حدیث نمبر : ۱۴

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت

[1] مستدرک حاکم۔۴۲۱/۲،شعب الایمان۔۴۲۱/۳،کتاب الصلوۃ علی النبی۔۵۰،القول البدیع۔۱۵۹،جلاء الافہام لابن قیم۔۴۱،۔۔۔۔۔۔ [2] القول البدیع۔۱۵۸،شفاء السقام۔۴۹،فردوس الاخبار۔۱۰۵/۱،الترغیب والترھیب۔۵۰۳/۲

ابو علی ثنا ابو رافع اسامة بن علی بن سعید الرازی بمصر ثنا محمد بن اسماعیل بن سالم الصا ئغ حدثنا حکامة بنت عثمان بن دینار اخی مالک بن دینار قالت حد ثنی ابی عثمان بن دینار عن اخیه مالک بن دینار عن انس بن مالک خادم النبی صلی الله علیه وسلم قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم ”ان اقربکم منی یوم القیامة فی کل موطن اکثر کم علی صلا ة فی الدنیا من صلی علیّ فی یوم الجمعة ولیلة الجمعة قضی الله له مائة حاجة سبعین من حوائج الاخرة وثلا ثین من حوائج الدنیا یو کل الله ملکا یدخله فی قبری کما ید خل علیکم الهدایا یخبرونی من صلی علی باسمه و نسبه الی عشیر ته فاثبته عندی فی صحیفة بیضآء - [1]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”بے شک قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا کے اندر تم میں سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتا ہوگا۔ جس نے جمعرات اور جمعہ کو مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیگا۔ ستّر حاجتیں آخرت میں اور تیں حاجتیں اس دنیا میں نیز ایک فرشتہ اس کا موکل بنا دیا جائیگا جو کہ اسکا درود لے کر اسطرح میری قبر میں آئیگا جیسے تمہارے پاس کوئی تحفے وتحائف لیکر آتا ہے، جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا وہ فرشتہ مجھے اسکے نام نسب اور خاندان کی اطلاح وخبر دیتا ہے پس وہ درود میں اپنے نورانی صحیفہ میں لکھ لیتا ہوں“۔ [1]

۱۵) و فی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو علی الحسین بن محمد الروزبادی انباء

حدیث نمبر : ۱۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

[1] شعب الایمان۔۳/۱۱۱، الترغیب والترھیب۔۱/۵۲۵، کنز العمال۔۱/۵۰۶، نور اللمعۃ فی خصائص الجمعہ۔۱۰۳، رواہ ابن بشکوال وابویلمن ابن عساکر ودیلمی فی مسند الفردوس کذا فی القول البدیع۔۱۵۶

ابو بکر بن داسة ثنا ابوداؤد ثنا احمد بن صالح قال قرأت علی عبدالله بن نافع قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم " لا تجعلوا بیوتکم قبورا ولا تجعلوا قبری عیداً وصلو علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم ۔[1]

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید نہ بناؤ اور مجھ پر درود شریف پڑھتے رہا کرو، بے شک تمہارا درود شریف مجھے پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو''۔[1]

١٦) وفی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو محمد عبدالله بن یحیی بن عبدالجبار السکّری ببغداد ثنا اسماعیل بن محمد الصفّار ثنا عباس بن عبدالله الترقفی ثنا ابو عبدالرحمن المقری ثنا حیوة بن شریح عن ابی صخر عن یزید بن عبدالله بن قسیط عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : " ما من احد یسلِّم علیّ الا ردّ الله روحی حتی اردُّ علیه السلام ۔[2]

حدیث نمبر : ١٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جب بھی کوئی مجھ پر صلوۃ وسلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔[2]

---

[1] سنن ابی داؤد ۔١/٢٧٩، مسند امام احمد ۔٢/٣٦٧، حلیۃ الاولیا ۔٦/٢٨٣، مسند ابی یعلیٰ ۔١/٢٤٥، مصنف عبدالرزاق ۔٣/١٧، طبرانی المعجم کبیر ۔٣/٨٣، مصنف ابن ابی شیبہ ۔٣/٣٤٥، التاریخ الکبیر للبخاری ۔٣/١٨٦،

[2] ابوداؤد ۔١/٢٨٦، مسند اسحاق بن راھویہ ۔١/٤٥٣، مسند امام احمد ۔٢/٥٢٧، شعب الایمان ۔٢/٢١٧، طبرانی المعجم الاوسط ۔٣/٣٨٧، الترغیب والترھیب ۔٢/٤٩٩، تاریخ اصبھان ۔٢/٣٥٣، الرسائل القشریہ ۔١٦،

۱۷) و فی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو القاسم علی بن الحسن بن علی الطهمانی ثنا ابو الحسن محمد بن محمد الکارزیّ ثنا علی بن عبدالعزیز ثنا ابو نعیم ثنا سفیان عن عبدالله بن السائب عن زاذان عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال :

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم .....

" اِنَّ لِلّٰہ عزوجل ملائکة سیا حین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام - [1]

حدیث نمبر : ۱۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو کہ زمین میں سیر کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں"۔ [1]

۱۸) واخبرنا ابوالحسین بن بشران وابو القاسم عبدالرحمن بن عبید الله الحرقی قالا انباء حمزه بن محمد بن العباس ثنا احمد بن الولید ثنا ابواحمد الزبیری ثنا اسرائیل عن ابی یحیی عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنه قال : لیس احد من امة محمد صلی الله علیه وسلم یصلی علیه صلا ة الا وهی تبلغه ، یقول له الملک، فلان یصلی علیک

حدیث نمبر : ۱۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ۔ "امت محمدیہ کا جو بھی فرد حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا جاتا ہے، ایک فرشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ فلاں آدمی آپ پر اسطرح درود شریف

---

[1] سنن نسائی۔ ۱/۱۸۹، مسند امام احمد۔ ۱/۳۸۷، مصنف ابن ابی شیبہ۔ ۲/۵۱۷، مصنف ابن عبدالرزاق۔ ۲/۲۱۵، صحیح ابن حبان۔ ۳/۳۸۰، مسند ابو ایعلی۔ ۵/۱۰۴، مستدرک الحاکم۔ ۲/۴۲۱، طبرانی معجم کبیر۔ ۱۰/۲۷۰، سنن دارمی۔ ۲/۲۲۵، شرح السنہ۔ ۳/۱۹۷، تاریخ بغداد۔ ۹/۱۰۴، کتاب الزہد۔ ۳۶۴، شعب الایمان۔ ۲/۹۹۱، حلیۃ الاولیا۔ ۴/۲۰۱، تاریخ دمشق لامام ابن عساکر۔ ۴/۱۶۵، طبقات الشافعیہ۔ ۱/۱۶۱، رسائل القشیر یہ۔ ۱۲، الوفالابن الجوزی۔ ۱۸۰، شفاء السقام۔ ۱۸۲

كذا و كذا صلاة - [1]

پڑھتا ہے۔ [1]

١٩) اخبرنا علی بن محمد بن بشران انباء ابو جعفر الرازی ثنا عیسٰی بن عبدالله الطیالسی ثنا العلاء بن عمرو الحنفی ثنا ابوعبدالرحمن عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : من صلی علی عند قبری سمعة ومن صلی علی نائیاً منه ابلغته[2] ابوعبدالرحمن هذا هو محمد بن مروان السدی فیما اری و فیه نظر و قد مفی ما یوکده - [3]

حدیث نمبر : ١٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھا میں اس کو خود سنتا ہوں اور جس نے قبر سے دور پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے''۔ [2]

ابوعبدالرحمٰن وہ محمد بن مروان سدی ہے میرے نزدیک اس میں نظر ہے۔ (یعنی وہ ضعیف راوی ہے) مگر اس حدیث کی تائید گذشتہ احادیث سے ہوتی ہے۔ [3]

٢٠) واخبرنا ابو عبدالله الحافظ انباء ابوعبدالله الصفّار ثنا ابوبکر بن ابی الدنیا حدثنی سوید بن سعید حدثنی ابن ابی

حدیث نمبر : ٢٠

حضرت سلیمان بن سحیم (تابعی جو ثقہ راوی ہے) نے فرمایا کہ مجھے خواب میں رسول

---

[1] مسند اسحاق بن راہویہ۔۱۵۳، طبقات الشافعیہ الکبریٰ۔۱/۱۶۹، مسند البزار۔۴/۴۷، التاریخ الکبیر للبخاری۔۶/۴۱۶، الکامل۔۵/۴۷/۱۷، الترغیب والترھیب۔۲/۳۱۹، الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم۔۶/۲۹۶،

[2] الترغیب والترھیب۔۲/۳۱۷، شعب الایمان۔۲/۲۱۸، طبقات الشافعیہ۔۱/۸۷، رسائل القشیریہ۔۱۷،

[3] اس حدیث کا ایک راوی ابوعبدالرحمٰن محمد بن مروان سدی ہے جسکے بارے میں ائمہ نے فرمایا متھم بالوضع اور متھم بالکذب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال۔۴/۳۳، الضعفاء الکبیر۔۴/۱۳۶، تہذیب الکمال۔۱۷/۲۰۷، الصارم المنکی۔۲۸۳،

الرجان عن سليمان بن سحيم قال: رايت النبی صلی الله علیه وسلم فی النوم فقلت : یا رسول الله صلی الله علیه وسلم هؤ لاء الذین یا تو نک فیسلمون علیک ا تعقه سلا مهم ؟ قال نعم وارڈ علیهم ۔[1]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جولوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ ان کا سلام سنتے اور سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! ہم ان کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔[1]

۲۱) وما یدل علی حیاتهم ما اخبرنا ابو عبدالله محمد عبدالله الحافظ اخبرنی ابو محمد المزنی ثنا علی بن محمد بن عیسیٰ ثنا ابو الیمان انباء شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن و سعید بن المسیب ان ابا هریرة رضی الله عنه قال : استبّ رجل من المسلمین و رجل من الیهود، فقال المسلم : والذی اصطفی محمد علی العالمین فاقسم بقسم فقال الیهودی، والّذی اصطفیٰ موسیٰ علی

حدیث نمبر : ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کی آپس میں تلخ کلامی ہوگئی۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں میں فضیلت عطا فرمائی۔ اور یہودی بولا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو زوردار طمانچہ ماردیا۔ یہودی

---

[1] الشفاء للقاضی عیاض ۔۲/۶۴، شعب الایمان ۔۳/۴۹۱، تہذیب تاریخ دمشق ۔۳/۳۶۵، احیاء العلوم ۔۴/۵۲۲،
امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (مستدرک ۔۲/۵۹۵) امام ابویعلیٰ نے کہا اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔ (مجمع الزوائد ۔۸/۲۱۱)

العالمين فرفع المسلم عند ذلک يده فلطم اليهوديُّ، فذهب اليهودی الی النبی صلی الله عليه وسلم فاخبره بالذی کا ن من امره وامر المسلم فقال النبی صلی الله عليه وسلم لا تخيّرنی علی موسیٰ فانّ الناس يصعقون فاکون اوّل من يفيق فاذا موسی با طشٌ بجانب العرش فلا ادری أکان فيمن صعق فأفاق قبلی اوکان ممن استثنی الله عزوجل[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اپنا اور مسلمان کا باہم ماجرہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ (صور) کڑک سے بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا۔ اچانک میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایا پکڑے ہوں گے۔ میں از خود نہیں جانتا کہ وہ بیہوش ہونے والوں میں سے ہوں گے اور مجھ سے پہلے انہیں ہوش آجائے گا، یا پھر ان میں سے ہوں گے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔[1]

۲۲) وفی الحديث الثابت عن الاعرج عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال : لا تفضلوا بين انبياء الله تعالیٰ، فانه ينفخ فی الصور ليصعق من فی السموات و من فی الارض الا من يشاء الله نفخ فيه اخری فا کون اوّل من بعث فاذا

حدیث نمبر :۲۲

اور صحیح حدیث میں ہے جو کہ حضرت اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو باہم ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو اس لئے کہ

[1] صحیح بخاری۔۳۲۵/۱، مسلم شریف۔۲۶۷/۲، ابوداؤد شریف۔۲۸۶/۲، مسند امام احمد۔۲۶۴/۲، مصنف ابن ابی شیبہ۔۵۱۱/۱۱، مسند ابی یعلی۔۵۲۰/۱۱، شرح السنہ۔۱۰۵/۱۵، طبرانی معجم اوسط۔۱۹۰/۱، السنن الکبریٰ للنسائی۔۴۱۸/۴

موسی (آخذ) با لعرش، فلا ادری اخو سب بصعقة یوم الطور ام بعث قبلی ۔ [1]

وھذا انما یصح علی ان اللہ جل ثنا رد الی الانبیاء علیھم السلام : ارواحھم فھم احیاء عند ربھم کا الشھداء ، فاذا نفخ فی النفخة لأولی صعقوا ثم لا یکون ذلک موتا فی جمعیع معا نیہ الا فی ذھاب الاستشعار فان کان موسیٰ علیہ السلام ممن استثنی اللہ عزوجل بقولہ : الا من شاء اللہ ، فانہ عزوجل لا یذھب با ستشعارہ فی تلک الحالة ویحاسبہ بصعقہ یوم الطیور ۔

آخر کتاب حیاة الانبیاء علیھم الصلاة والسلام والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وسلم ۔

جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کی ہر جان پر غشی طاری ہوجائے گی، سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے گا۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا اچانک (میں دیکھوں گا) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے ہوں گے، میں نہیں کہتا کہ کیا طور کی بے ہوشی ہی ان کی کفایت کرے گی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔اور یہ صحیح ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر ان کی روح لوٹا دی ہے میں اور اب وہ (تمام انبیاء) اپنے پروردگار کے یہاں شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ [1]

چنانچہ پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو سب پر غشی طاری ہوگی اور یہ کسی اعتبار سے موت نہ ہوگی بلکہ محض شعور کھو جانے کا نام ہوگا۔اب اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان، اِلَّا من شاء اللہ، سے مراد یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس سے مستثنیٰ کیا ہے اور طور کی غشی میں ہی ان کا محاسبہ ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ اب اس حالت میں ان کا شعور بھی کھو جانے نہیں دے گا۔

---

[1] صحیح بخاری۔۱/۳۲۵، مسلم شریف۔۲/۲۶۷، ابوداؤد شریف۔۲/۲۸۶، مسند امام احمد۔۲/۲۶۴، مصنف ابن ابی شیبہ۔۱۱/۵۱۱، مسند ابی یعلی۔۱۱/۵۲۰، شرح السنہ۔۱۵/۱۰۵، طبرانی معجم اوسط۔۱/۱۹۰، السنن لکبریٰ للنسائی۔۴/۴۱۸

یضل بہ کثیرا و
یہدی بہ کثیرا

عادت بنایئے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ
کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" سے روزانہ کم از کم ایک
رکوع مع ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی۔

بہترین کتابت میں "کنزالایمان" ہم سے حاصل کریں۔

جناب محمد فاروق خان صاحب رضوی
صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)، ناگپور

ہر سنیچر رات ۱۰ بجے

بمقام

رضا اکیڈمی

قبرستان گیٹ کے پاس، مومن پورہ ناگپور ۱۸